



ابتدائی بیان

پاکستان میں انتخابی ڈھانچے اور ماحول کے غیر معمولی مسائل کے باوجود مسابقتی انتخابات کا انعقاد

20 فروری 2008 اسلام آباد

مشن کے اراکین 9 دسمبر 2007 سے پاکستانی حکام کی دعوت پر پاکستان میں موجود ہیں۔ پاکستان میں ہنگامی حالت کے نفاذ کی وجہ سے مشن کا آغاز بطور انتخابی جائزہ ٹیم کے ہوا جو 27 دسمبر سے محدود انتخابی مبصر مشن بن گیا اور 4 جنوری سے انتخابی مبصر مشن (EOM) میں تبدیل ہو گیا۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) مائیکل گہلر کی زیر قیادت کام کر رہا ہے جو یورپی پارلیمنٹ کے رکن (MEP) ہیں۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن (EU EOM) اپنی تحقیقات اور نتائج کے سلسلے میں یورپی یونین کے رکن ممالک، یورپی پارلیمنٹ اور یورپی کمیشن سے آزاد ہے۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن نے یورپی یونین کے 23 رکن ممالک، ناروے اور کینیڈا سے 131 مبصرین کی تعيینات کیے۔ مبصرین کی تعيینات پاکستان بھر میں 65% حلقوں پر تبصرہ کاری اور انتخابات کے بین الاقوامی معیار کے مطابق انتخابی عمل کے مختلف مراحل کا جائزہ لینے کے لئے عمل میں لائی گئی۔ انتخاب کے دن تک کے عرصے میں یورپی یونین انتخابی مبصر مشن میں یورپی پارلیمنٹ کے رکن (MEP) رابرٹ ایوانز کی زیر قیادت یورپی پارلیمنٹ کا ایک سات رکنی وفد بھی شامل ہو گیا جو اس ابتدائی بیان کی توثیق کرتا ہے۔ انتخاب کے دن، مبصرین نے 115 انتخابی حلقوں میں 445 پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کیا تاکہ ووٹ ڈالنے، گنتی اور نتائج مرتب کرنے کے عمل پر تبصرہ کاری کی جاسکے۔ اس وقت یورپی یونین انتخابی مبصر مشن نتائج کے انضمام کا عمل دیکھ رہا ہے اور بعد از انتخاب معاملات، بشمول شکایات اور اپیلوں، کا جائزہ لینے کے لئے ملک میں بھی موجود رہے گا۔ انتخابی عمل کے دو ماہ بعد یورپی یونین انتخابی مبصر مشن کے مجموعی جائزے اور مستقبل کے لئے تفصیلی سفارشات پر مشتمل ایک حتمی رپورٹ شائع کی جائے گی۔ یورپی یونین انتخابی مبصر مشن اکتوبر 2005 میں نیو یارک میں اقوام متحده کی جانب سے منائے جائے والے اصولوں کا اعلامیہ برائے بین الاقوامی انتخابی تبصرہ کاری کا پابند ہے۔

ابتدائی نتائج

- 18 فروری کے فومی اور صوبائی انتخابات کا انعقاد ایسے ڈھانچے اور ماحول میں ہوا جس سے جمہوری انتخابات کے انعقاد کو غیر معمولی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انتخابی مہم کے لئے یکسان ماحول فراہم نہیں کیا گیا اور انتظامیہ کی حمایت عام طور پر سابقہ برس اقتدار جماعتوں کے ساتھ رہی۔ تاہم، انتخاب کے دن ووٹ ڈالنے کا رجحان مجموعی طور پر مثبت پایا گیا، تاہم کچھ بدنظمی اور ضابطے کی بے قاعدگیاں بھی دیکھنے کو ملیں۔

- انتخابات مسابقتی بنیادوں پر تھے، اگرچہ بعض پولنگ اسٹیشنوں بالخصوص زنانہ پر مسائل نظر آئے، اور ووٹ ڈالنے کے عمل پر عوام کا بڑھتا ہوا اعتماد دیکھا گیا۔ مشکل حفاظتی صورتحال کے باوجود ووٹروں، امیدواروں، انتخابی عملی اور میڈیا اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کی جانب سے جمہوری عمل کے ساتھ جرات مذانہ وابستگی رہی۔

• مجموعی طور پر مشابدہ کرده پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹوں کی گنتی کا عمل بہتر طور پر انجام دیا گیا مگر گنتی کی فہرستیں ہمیشہ ایجنٹوں کے حوالے نہیں کی گئیں یا انہیں عام طور پر اویزان نہیں کیا گیا۔ حلقے کی سطح پر مصیرین اور امیدواروں کے ایجنٹوں کو نتائج مرتب کرنے کے عمل تک مناسب رسائی فرایم نہیں کی گئی۔ بہت کم ریٹرننگ افسروں نے پولنگ اسٹیشنوں کے لحاظ سے حلقے کے نتائج اویزان کیے جو کہ شفاف انتخاب کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔

• انتخابی عمل کا آغاز ایسے وقت میں ہوا جب بنگامی صورت حال کا نفاذ تھا اور آئین معطل تھا اور بنیادی حقوق کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ صحافیوں سمیت کئی بزار لوگ پابند سلاسل تھے۔ انتخابی مہم شروع ہونے سے م Hispan ایک دن قبل بنگامی صورت حال ختم کی گئی۔ بنگامی صورت حال کے نفاذ کے دوران بہت سے جج صاحبان کو ان کے عہدوں سے بٹا دیا گیا جس سے عوام کا عدیلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی پر سے اعتماد متزلزل ہو گیا۔ یہ صورت حال عام انتخابات کے لیے قطعی سود مذ نہ تھی۔

• انتخابات مشکل حفاظتی ماحول میں منعقد ہوئے۔ بدقسمتی سے بے نظیر بھٹو کو ایک انتخابی مہم کی ریلی سے خطاب کے بعد قتل کر دیا گیا جس کے نتیجے میں ملک بھر میں غصے، تشدد اور فسادات کی ایک لہر دوڑ گئی۔ سیاسی جماعتوں کے اجتماعات پر ہونے والے خود کش حملوں کی وجہ سے اس سیاسی مہم میں ایک سو سے زائد سیاسی کارکن ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ، 50 کے قریب جماعتی کارکنان بھی انتخابی مہم کے دوران جہڑپوں میں مبینہ طور پر ہلاک ہوئے۔ اس پس منظر میں، پوری انتخابی مہم کے دوران اور انتخابات کے دن بھی تشدد کا خطرہ اور خوف کی فضا غالب رہی۔

• انتخابات کا قانونی ڈھانچہ اپنے اندر کئی نقصان رکھتا تھا جس میں اظہار، اجتماع اور گھومنے پھرنسے کے بنیادی حقوق پر پابندیاں بھی شامل تھیں جو کہ کسی بھی حقیقی جمہوری عمل کے لئے ناگزیر ہیں۔ اس کے علاوہ امیدواری کے تعین پر پابندیاں اور نتائج شمار کرنے میں شفافیت کی کمی جیسے مسائل بھی تھے۔

• انتخابات میں حصہ لینے کا حق بی اے کی سند یا مدرسہ کی مساوی تعلیم سے مشروط کرنے کے سبب بطور امیدوار کھڑا ہونے کے حق کی بھی خلاف ورزی ہوئی جس سے آبادی کی غالب اکثریت اس حق سے محروم ہو گئی۔

• انتخاب سے وابستگی رکھنے والے افراد کی جانب سے الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) کی خود مختاری پر اعتماد کم نظر آیا۔ تکنیکی تیاریوں میں کچھ بہتری دیکھنے کو ملی اور یہ مؤثر اور بروقت سرانجام دی گئیں۔ اس کے باوجود 2002 کے انتخابات کے دوران تعین کردہ مسائل کو مناسب طور سے حل نہیں کیا گیا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے عملی اقدامات کے بعض شعبوں میں شفافیت کی کمی ہے اور اس نے اس عمل کے کلیدی پہلوؤں کی مناسب ذمہ داری قبول نہیں کی جو اس کے زیر اختیار ہونے چاہیے تھے جس میں ریٹرننگ افسروں کے کام کی نگرانی، سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق کا نفاذ، عملے کی تربیت اور ووٹروں کی تعلیم شامل ہیں۔

• شکایات اور اپیلوں کا ڈھانچہ انتخابی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف مؤثر حل فرایم کرنے میں ناکام رہا۔ بہت سی اپیلوں پر مناسب وقت کے دوران فیصلہ نہیں ہوسکا اور انتخابی ٹریبونلز پر عوامی اعتماد کی کمی نظر آئی۔ ذمہ داری صحیح پوری نہ کرنے کی وجہ سے شکایات نمائے کا نظام ناکافی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سی شکایات ہنوز حل طلب ہیں۔

• انتخاب میں حصہ لینے کے لئے تقریباً 8 کروڑ 10 لاکھ ووٹروں کا اندر اج کیا گیا تھا مگر ووٹروں کے اندر اجی عمل میں پائی جانے والی کوتاپیوں کے نتیجے میں کافی تعداد میں دوہرے اندر اج اور غلطیاں نظر آئیں۔ اس کے سبب سیاسی جماعتوں اور سول سو سانٹی کی جانب سے ووٹروں کے اندر اجی عمل کی درستگی پر عدم اعتماد پایا گیا۔ 2007 میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد، 2 کروڑ 60 لاکھ مزید ووٹروں کا اندر اج عمل میں آیا لیکن ان میں سے بڑی تعداد مؤثر قومی شناختی کارڈ کی عدم موجودگی کے باعث ووٹ دینے کی ابل نہ ہوسکی۔ اس سے سب سے زیادہ اثر دیہی علاقوں میں رہنے

والے غریب عوام اور خواتین پر پڑا۔ احمدیوں کے لئے ایک علیحدہ ووٹر فہرست میں اندرج کی شرط تھی جس کے باعث انہوں نے انتخاب کا بائیکاٹ کیا۔

انتخابی مہم دبی دبی اور سست رہی لیکن اس میں مختلف النوع آراء کا اظہار کیا گیا جس میں حکومت پر نکتہ چینی بھی شامل تھی۔ بیشتر انتخابی سرگرمیاں چھوٹے چھوٹے اجلاسوں یا گھر گھر جانے تک محدود رہیں اور شاذونادر ہی کوئی بڑی انتخابی ریلی دیکھنے میں آئی۔ بہت سی جماعتوں نے انتخابی عمل کا متحرک بائیکاٹ کیا خصوصاً بلو چستان میں۔

نظمین انتخابی مہم میں براہ راست ملوث تھے اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں زیادہ تر پاکستان مسلم لیگ قاف (PML-Q) کے امیدواروں کے حق میں ریاستی وسائل کا غلط استعمال کیا۔ اس کے علاوہ پولیس کے باتھوں حزب اختلاف کے کارکنوں اور ایجنتوں کو ہراسان کرنے کی مصدقہ اطلاعات بھی موصول ہوئیں۔ بعض امیدواروں نے اپنے حلقوں میں عوامی وسائل کی دستیابی کے لئے سرکاری انتظامیہ پر غیر ضروری دباؤ ڈالا۔

2002 کے انتخابات کے بعد سے میڈیا زیادہ متعدد اور متحرک بن چکا ہے۔ ہنگامی حالت کے نفاذ سے قبل، اس کے دوران اور بعد میں میڈیا پر پابندیاں عائد کی گئیں اور دباؤ ڈالا گیا اور انتخابی عرصے کے دوران آزادی اظہار محدود رہا۔ اس کے باوجود، نجی میڈیا کے اداروں نے امیدواروں اور جماعتوں کو جامع کوریج دی۔ اس کے برعکس سرکاری نشریاتی ادارے، جو کہ بیشتر عوام کے لئے معلومات کا بنیادی ذریعہ ہیں، توازن قائم رکھنے کی اپنی ذمہ داری سے ہدہ برا ہونے میں ناکام رہے۔ انہوں نے صدر، حکومت اور پاکستان مسلم لیگ قاف کو کافی زیادہ کوریج دی جبکہ دیگر جماعتوں کا حصہ انتہائی محدود رہا۔

ایک مثبت پیش رفت کے طور پر، گزشته انتخابات کے برعکس ان انتخابات میں سول سو سائٹی کی شمولیت کافی زیادہ رہی۔ خاص طور پر، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے نیٹ ورک (FAFEN) نے ضلعی سطح پر انتخابی مہم کے عرصے کا مشاہدہ اور رپورٹنگ کی۔ اگرچہ 18,000 مبصرین کو اجازت نامے دیے گئے تھے لیکن ان میں سے بعض کو پولنگ استیشنوں اور نتائج مرتب کرنے کے مراکز پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سول سو سائٹی کے اداروں نے ووٹروں کو تعلیم دینے کے سلسلے میں بھی اپنا کردار ادا کیا

اگرچہ خواتین کے سیاسی حقوق کو قانون میں تحفظ حاصل ہے مگر عملی طور پر ان حقوق کا حصول بہت مشکل ہے۔ انتخابی عمل کے تمام پہلوؤں میں خواتین کی نمائندگی کافی کم ہے، چاہے وہ ووٹر ہوں یا عام نشستوں کی امیدوار، انتخابی عمل ہوں یا سیاسی جماعتوں میں شامل ہوں۔ خواتین کو ووٹ دینے کا اپنا حق استعمال کرنے کے قابل بنانے کے لئے ناکافی اقدامات کیے گئے۔

آنے والے دنوں میں یہ ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان عوامی ذمہ داری کو پورا کرے ہوئے تمام پولنگ استیشنوں کے نتائج کو اپنی ویب سائیٹ پر شائع کرے اور اس کے ساتھ ساتھ شکایات اور اپیلوں کو مؤثر طور پر شفاف طریقے سے بروقت نمائی۔ طویل المیعاد اقدام کے طور پر حکومت کی تینوں شاخوں کی جانب سے بین الاقوامی معیار کے مطابق انتخابات کے ڈھانچے اور حالات کو بہتر بنانے کے لئے مناسب سیاسی رضامندی کا مظاہرہ ناگزیر ہے۔

مزید معلومات کے لیے:

ہینا رابرٹس، ڈپٹی چیف مبصر

فون نمبر : 03085204673

ایتھل ہیلیسٹر، پریس افسر

فون نمبر: 03085204677

یہ ابتدائی رپورٹ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں دستیاب ہے لیکن صرف انگریزی زبان کو بی مستند مانا جائے۔
یورپی یونین انتخابی مبصر مشن

خیابان سہروردی ، اسلام آباد پاکستان

فون نمبر: 92512600111

فیکس: 92512600110

www.eueompakistan.org